Regd. No. L. 5254

108

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱ ؍

۲۹ شوال ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ★ ۳ ظہور ۱۳۳۰ ہش ★ ۳ اگست ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۱۷۹

★ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ★

★ محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ★

وہ تمام جہان کا بادشاہ جس کا نام مصطفےٰ ہے جو خدا تعالےٰ کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحےٰ ہے۔ وہ کہ ہر ایک نور جس کے نور کے طفیل سے ہے۔ آپ کی یہ شان ہے کہ آپکا منظور نظر خدا تعالیٰ کا منظورِ نظر ہے۔ جو زندگی کے لئے آب حیات ہے اور حقائق اور معارف میں ناپیدا کنار سمندر ہے آپ کی سچائی اور آپ کے کمال پر دنیا میں صدہا روشن دلائل اور ثبوت موجود ہیں۔

(ترجمہ از براہین احمدیہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ گھٹنے کو کچھ آرام آنا شروع ہوا تھا۔ لیکن پھر درد بڑھ گیا ہے۔ اگرچہ تیزی میں فرق ضرور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

برطانوی وفد آج تہران روانہ ہو جائیگا

لندن ۲ اگست۔ تیل کے مسئلہ پر حکومت ایران سے بات چیت کرنے کے لئے برطانوی وفد کل لندن سے تہران روانہ ہو جائے گا

پاکستان نے جس جذبہ کے ساتھ امن کی تجاویز پیش کی ہیں انہیں اسی جذبہ کے ساتھ منظور کیا جائے (لیاقت علیخاں)

کراچی ۲ اگست۔ خاں لیاقت علیخاں نے ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو پر انتہائی خلوص کے ساتھ زور دیا ہے کہ موجودہ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے جس جذبہ کے ساتھ پاکستان کی طرف سے امن کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ انہیں وہ اسی جذبہ کے ساتھ منظور کر لیں ——— پنڈت نہرو کے تازہ ترین تار کے جواب میں وزیراعظم خان لیاقت علی خاں نے لکھا ہے۔ کہ میں نے کراچی آنے کے دعوت نامہ میں شرطیں لگانے کے جذبے سے نہیں۔ بلکہ اس جذبہ سے بعض تجاویز پیش کی تھیں تاکہ کشیدگی دور کرنے اور دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے مناسب فضا پیدا ہو جائے۔ ایسی حالت میں جبکہ دونوں طرف توپوں کے دہانے کھلے ہوئے ہوں۔ دوستی کے لئے بات چیت کرنا مصلحت پسندی کے خلاف ہوتا ہے۔ جہانتک سرحدوں سے فوجیں ہٹا کر انہیں کشیدگی سے قبل کے مقامات پر پہنچانے کا سوال ہے اس کا اطلاق صرف ہندوستان پر ہی نہیں بلکہ مساوی طور پر دونوں طرف ہوگا۔ تجاویز امن میں اس امر کی صاف صاف وضاحت کر دی گئی تھی۔ اگر ہندوستان اپنی فوجیں واپس بلالے تو پاکستان بھی اپنی فوجوں کی موجودہ نقل و حرکت بند کر دے گا۔ جو ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کی وجہ سے عمل میں لائی گئی ہے ——— مسٹر لیاقت علیخاں نے اپنے جواب میں اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ پنڈت نہرو نے فوجیں ہٹانا منظور نہیں کیا۔ لکھا ہے کہ جب پنڈت نہرو نے امن کی تجویزیں ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ تو پھر دہلی آنے کی دعوت کس لئے ہے؟ پچھلے سال بھی میں سخت کشمکش کی حالت میں دہلی گیا تھا۔ اسوقت بھی ہندوستان کی فوجیں اسی طرح جمع تھیں گو اتنی بھاری تعداد میں نہیں۔ اب بھی میرے دہلی جانیکی راہ میں وقار کا جھوٹا احساس مانع نہیں ہے میں اس کیخاطر دنیا کے کونے کونے میں جانیکے لئے تیار ہوں لیکن یہ امر دشوار ہے کہ سال کے سال ہندوستان خطرہ پیدا کرتا چلا جائے اور میں سال کے سال ہندوستان کے دارالحکومت کا چکر لگا آیا کروں۔ جب فوجیں ایکدوسرے کے مقابل ہوتی ہیں تو ذرا سے واقعہ سے جنگ کے شعلے بھڑک جایا کرتے ہیں۔ موجودہ صورت حال میں یہ اندیشہ حق بجانب ہے کہ ہندوستانی فوجیں جارحانہ اقدام کے لئے ذرا سی بات کو بہانہ بنالیں گی۔ لیکن اگر ایسا ارادہ نہیں تو پھر مصلحت کا یہی تقاضا ہے کہ فوجیں تمام ہٹالی جائیں۔ تاکہ مزید حالات بگڑنے کا امکان دور رہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے دعوت دی تھی۔ کہ پرامن فضا پیدا ہو جائے تو آپ کراچی آئیں۔ میں نے اس یقین کے ساتھ دعوت دی ہے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو دونوں تباہ ہوں گے۔ اسلئے صحیح راستہ یہی ہے کہ دوبارہ تعاون اور دوستی کی کوشش کیجائے اگر موجودہ کشیدگی دور کرنے کے لئے دوستانہ تعلقات کی بناء پر آپ بات چیت کرنا چاہیں۔ تو کراچی آنے کی پرخلوص دعوت اب بھی برقرار ہے۔

رفیع احمد قدوائی پھر مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۲ اگست۔ ہندوستان کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی اپنے عہدے سے پھر مستعفی ہو گئے ہیں۔ آج تیسرے پہر وزیراعظم نے ان کا استعفےٰ منظور کر لیا۔ انہوں نے اب پرجا پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ جو کانگرس کی مخالف جماعت ہے ان کے مستعفی ہو جانے سے ہندوستانی کابینہ میں صرف ابوالکلام آزاد ہی اکیلے مسلمان وزیر رہ گئے ہیں۔ مسٹر اجیت پرشاد جین نے جو پہلے مسٹر قدوائی کے ساتھ مستعفی ہوئے تھے کابینہ میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ بدستور کام کرتے رہیں گے۔

کوریا میں مذاکرات آج بھی ناکام رہے

ٹوکیو ۲ اگست۔ کوریا میں کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے نمائندوں کو عارضی صلح کی حد مقرر کرنے کے سلسلے میں آج بھی کوئی کامیابی نہ ہو سکی گفتگو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ہی کل کے لئے پھر ملتوی کر دی گئی آج کا اجلاس سترھواں اجلاس تھا اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے آج بتایا کہ سرحد مقرر کرنے کے سلسلے میں بنیادی اختلافات ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے وفد نے مطالبہ کیا ہے کہ عارضی صلح کی حد ۳۸ویں خط متوازی سے ۲۵ میل شمال میں مقرر کیجائے۔

برما کی طرف سے تشویش کا اظہار

رنگون ۲ اگست۔ برما کے وزیراعظم مسٹر تھاکن نو نے انڈونیشیا کے وزیراعظم کو لکھا ہے کہ دونوں مل کر مشترکہ طور پر ہندوستان اور پاکستان سے اپیل کریں کہ وہ سرحدات سے اپنی اپنی فوجیں ہٹالیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں جو خط لکھا ہے اس میں دونوں ملکوں کے تعلقات میں موجودہ کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ایشیا کا امن مقتضی ہے کہ دونوں ملک سرحدوں سے اپنی فوجیں ہٹالیں ہندوستان اور پاکستان سے امریکہ کی اپیل

واشنگٹن ۲ اگست۔ امریکہ نے ہندوستان اور پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ ایشیا کے امن کی خاطر سرحدوں سے اپنی فوجیں ہٹالیں۔ اس سلسلے میں امریکہ نے دونوں حکومتوں کو ایک ہی مضمون کے مراسلے بھیجے ہیں۔ ان مراسلوں میں دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی پر بڑی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اگر دونوں ملک اس اپیل کے جواب میں سرحدوں سے اپنی اپنی فوجیں ہٹالیں گے۔ تو نہ صرف موجودہ کشیدگی دور ہو جائے گی۔ بلکہ کسی ایسی مقامی جھڑپ کا امکان بھی جاتا رہے گا۔ کہ جس کے نتیجے میں جنگ کی آگ بھڑک کر تمام ایشیا کے امن کو خطرہ میں ڈالدے۔

پاکستان کے سفیر مقیم واشنگٹن پہلے ہی صدر ٹرومین کو یہ اطلاع دے چکے ہیں کہ اگر ہندوستان اپنی فوجیں ہٹالے تو پاکستان بھی فوراً اپنی فوجیں ہٹانے پر آمادہ ہو جائیگا ہندوستان کی طرف سے صدر ٹرومین کی اس اپیل کا تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے نہ ہی واشنگٹن میں مقیم ہندوستانی افسران نے اس اپیل کی طرف کوئی خاص توجہ دی ہے۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستان یقیناً اس اپیل کو بھی رد کر دیگا یاد رہے کہ اس سے قبل اگست ۱۹۴۹ء میں بھی ہندوستان کی حکومت صدر ٹرومین کی ایک ایسی ہی اپیل کو مسترد کر چکی ہے کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی موجودہ اپیل کو برطانیہ اور کینیڈا کی حمایت بھی حاصل ہے تینوں ملکوں کے نمائندوں نے واشنگٹن میں اکٹھے ہو کر اس نئی تجویز پر غور و خوض کیا ہے۔

درگئی میں بجلی کی سکیم آئندہ سال مکمل ہو جائیگی

پشاور ۲ اگست۔ صوبہ سرحد میں درگئی پن بجلی کی سکیم آئندہ سال اکتوبر تک مکمل ہو جائیگی۔ اس پر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ امریکہ سے ضروری مشینری آچکی ہے جس کو نصب کرنیکا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ سردست چار مشینیں نصب کی جارہی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک مشین ۵ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرے گی۔ اس طرح کل بیس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

بہت نشانِ صداقت ہیں ناظریں کیلئے

خدا کی رحمتیں اَن گنت شاہِ دیں کیلئے — فیوض آپؐ کے جاری ہیں عالمیں کیلئے
جو آنکھیں ہوں تو نظر ان کو کیوں نہ آئیں بھلا — بہت نشانِ صداقت ہیں ناظریں کیلئے
ہزار طرح سے سمجھاؤ وہ نہ سمجھیں گے — کہ مُستعد جو ہمہ تن رہیں نہیں کیلئے
مسیح زندہ فلک پر سہی پہ یہ تو کہو — وہ آسماں کیلئے تھے کہ تھے زمیں کیلئے
ہے بند وحی بھی. الہام بھی نبوت بھی — تو اور کیا ہے محمدؐ کے جانشیں کیلئے
خدا کے قرب کی راہوں کو بند مت سمجھو — ہے یہ بھی کیا کوئی وجہِ کمال سعیں کیلئے
الٰہی فضل و کرم سے شتاب پیدا کر — کوئی سکون کی صورت دلِ حزیں کیلئے

مَیں حق سناؤں گا منظورؔ چُپ رہوں کیوں کر
ہزار سمع خراشی ہو سامعیں کے لئے

منظورؔ بھیروی

تفسیر کبیرؔ کے چند نسخے

تفسیر کبیر جب سورہ یونس تا کہف چھپی. شروع میں تو ہمارے احباب نے خریداری کی طرف توجہ اس لئے نہ دی کہ جب چاہیں گے خرید لیں گے اور جب تفسیر کبیر کو دوکانداروں نے خرید لیا اور دفتر سے ختم ہوگئی تو اس وقت احباب کو علم ہوا کہ ہم سے غلطی ہوئی کہ جب دام کم تھے اس وقت نہ خریدی اور جب دفتر سے کتاب ختم ہوگئی اور دوکانداروں کے پاس چلی گئی اور قیمت بڑھ گئی اس وقت مجبوراً زیادہ قیمت پر خریدنی پڑی. بعض احباب نے اس سے بھی قدم آگے بڑھایا اور تفسیر نہ خریدی. حتیٰ کہ بعد میں ان کو یہی تفسیر پچاس پچاس روپے کو خریدنی پڑی اور جب یہ تفسیر نایاب ہوگئی تو کئی قدر دانوں نے سو سو روپیہ کو وہی تفسیر خریدی جس کی قیمت پانچ روپے تھی۔

احباب جماعت کو اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تفسیر کبیر کے جو چند نسخے اس دفتر میں موجود ہیں جلد خرید لینے چاہئیں ورنہ دوکانداروں کے پاس یہ کتب چلی جانے سے انہیں پھر اسی مشکل سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل تفاسیر دفتر میں موجود ہیں

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول صرف ۹ رکوع ۔/۸/۵ (۲) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ نمبر ۱ (العٰدیٰت تا التکوثر) قیمت ۔/۸/۶ ۔

عبد الحمید آصف انچارج بک ڈپو تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کی طرف سے ایک خط کا جواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ خط دعا کی درخواست کی ہے. مگر اس پر اپنا پورا ایڈریس نہیں لکھا. بلکہ صرف اپنا نام "لبشیر ملک" لکھا ہے۔ لہٰذا حضور کا جواب درج اخبار کیا جاتا ہے. حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خط ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا:۔

"دعائیں کرونگا اور کی ہے"۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

قابل توجہ عہدہ داران جماعت احمدیہ

کسی قسم کا کوئی چندہ نہ لیا جائے

قاعدہ ۵۰۹ ب صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہے کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے۔

اس قاعدہ کے ماتحت جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا منسوخ کی جائیں. عہدہ داران جماعت کا فرض ہے. کہ ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے۔ مرکزی اداروں کا بھی فرض ہے کہ اگر وہ براہ راست کسی قسم کا چندہ مرکز میں بھیجیں تو ان کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کا چوتھا پارہ باترجمہ اور کتاب "ایک تبلیغی خط" یہ امتحان ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا. کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکے گی۔ براہ مہربانی اپنی لجنہ میں ممبرات کو زیادہ سے زیادہ امتحان میں شامل ہونے کی تلقین کریں (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ضروری اعلان

چوہدری محمد الدین صاحب سکنہ کوٹلی جوئیاں ڈاک خانہ گڈگور (ضلع سیالکوٹ) اکاؤنٹنٹ و انچارج خود کاشت بشیر آباد سٹیٹ سندھ کو یہ حکم تھا. کہ وہ وہاں سے فارغ ہو کر وکالت دیوان ربوہ میں حاضر ہوں۔ ابھی تک وہ حاضر نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی کوئی رخصت کی درخواست ان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ وہ جہاں کہیں ہوں جلد ربوہ پہونچ جائیں۔ اگر ان کا کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ مہربانی کر کے ہمیں مطلع فرمائیں کہ وہ کہاں ہیں۔ (وکیل الدیوان ربوہ)

درخواست دُعا

جب سے میں امریکہ سے آیا ہوں. بیمار چلا آتا ہوں۔ درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو جاتا ہے. مگر مختلف عوارض بار بار حملہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مصنوعی ٹانگ سے بھی کچھ زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکا. گو ربوہ میں آکر حالت نسبتاً بہتر ہے۔ لہٰذا آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ درد دل سے اور بالالتزام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف کرے۔ مجھے کامل صحت عطا کرے جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرے۔ اور جلد از جلد حقیقی کامیابی کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے جس کے لئے میری روح تڑپ رہی ہے۔ نیز میرے اور میرے اہل و عیال کیلئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صالح خادم دین بااقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔ خاکسار مطیع الرحمٰن سابق مبلغ امریکہ

109

روزنامہ الفضل لاہور
۳ اگست ۱۹۵۱ء

انجمن اقوام متحدہ کا تعزیری پروگرام

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وان طائفتن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ فان فآءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین

یعنی اگر مومنین میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرتی ہے۔ اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی طرف راجع ہو جائے۔ پھر اگر وہ رجوع کرے۔ تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ان چند چیدہ تلے الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے انجمن اقوام کے بنیادی اصول بیان فرماتے ہیں۔ اگرچہ ان الفاظ کے مخاطب مومنین ہیں۔ لیکن جیسا کہ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے۔ یہ اصول ایسے ہیں کہ عقل کی ترازو پر بھی پورے اترتے ہیں اس لحاظ سے آج جبکہ دنیا مختلف اقوام کا ایک عظیم اکھاڑہ بن چکی ہے۔ اور ان کا باہم دست و گریبان ہونا لابدی ہے۔ ایک ایسی انجمن اقوام کی سخت ضرورت ہے۔ جو ان بین الاقوامی تنازعات کو نپٹانے کا کام کرے۔ تاکہ دنیا کا امن تباہ نہ ہونے پائے

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ قرآن کریم کی تعلیم انسان کی انفرادی اور اجتماعی فطرت کے مطابق ہے۔ آج وہ اقوام بھی جن کو قرآن کریم کے اس بین الاقوامی اصول کا علم نہیں فطرتاً اس نتیجہ پر پہونچی ہیں کہ ایسی انجمن کا قیام دنیا کے موجودہ حالات میں نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں پہلی جنگ عالمگیر کے بعد لیگ آف نیشنز معرض وجود میں آئی۔ مگر چونکہ یہ پہلا تجربہ تھا۔ اور اس کی بنیاد ایسی قوموں نے رکھی تھی۔ جو خود غاصب تھیں۔ اور جنہوں نے چھوٹی اور کمزور قوموں کو خود اپنی پاؤں کے نیچے مسل رکھا تھا۔ اور اس وجہ سے ان میں باہمی رقابت انتہائی درجہ پر پہونچی ہوئی تھی۔ یہ بیل منڈھے نہ چڑھی۔ اور پانی کے بلبلے کی طرح موج حوادث کے ایک ہی تھپیڑے سے ٹوٹ پھوٹ گئی

اصل میں یہ لیگ کسی نیک نیتی سے نہیں بنائی گئی تھی۔ اور نہ عدل و انصاف ہی کے پیش نظر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور نہ اس کی اغراض عالمگیر تھیں۔ بلکہ چند غاصب اور استعمار پسند اقوام نے اسے اپنے جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے بنایا تھا۔ جو کمزور اقوام کے حصے بخرے۔ سے تعلق رکھتے تھے۔

اگر لیگ آف نیشنز کی بنیاد عدل و انصاف پر ہوتی تو پہلا کام جو یہ انجمن کرتی وہ یہ ہوتا کہ تمام ایسی اقوام کو جن کو کسی نہ کسی مغربی قوم نے اپنا غلام و منقاد بنا رکھا تھا۔ ان کی مکمل آزادی کا اعلان کرتی۔ چونکہ لیگ کے کرتا دھرتا وہی تھے۔ جو کمزور قوموں کے خون پر پرورش پا کر موٹی ہو رہی تھیں۔ ان کے دل میں محکوم قوموں کے ساتھ عدل و انصاف کا خیال کس طرح پیدا ہو سکتا تھا جہاں عدل و انصاف کی جگہ ہوا و ہوس کا دور دورہ ہو وہاں فسادات۔ فسادات۔ فسادات کے سوا اور کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا تھا۔ دوسری عالمگیر جنگ دراصل اسی بے انصافانہ طریق کار کا فطری نتیجہ تھا۔ اس طرح ایک اچھا فطری تقاضہ ہوا و ہوس کی ظلمتوں میں خواب پریشان بن کر رہ گیا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اس خیال نے پھر سر نکالا اور انجمن اقوام متحدہ کی طرح ڈالی گئی۔ اس دفعہ بنیاد پہلے سے کسی قدر کم کمزور ہے۔ مگر اب بھی اتنی کمزور ہے کہ ہوا کا ذرا سا جھونکا اسکو اکھاڑ کر پھینک سکتا ہے۔ آج بھی اس بین الاقوامی انجمن کی کرتا دھرتا تقریباً وہی قومیں ہیں جو لیگ آف نیشنز کی تھیں۔ اس لئے اب بھی اس کے پنڈال میں وہی جنگ زرگری کی نمائش ہوتی ہے۔ جو لیگ آف نیشنز کے پنڈال میں ہوتی تھی۔ مگر اس دفعہ چونکہ بین الاقوامی معاملات ذرا زیادہ پیچ در پیچ ہیں۔ اور امکان بھی پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے عدل و انصاف کا ذکر پہلے کی نسبت ذرا زیادہ ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اب بھی کمزور اور چھوٹے ملکوں کے مفاد کی بجائے بڑی بڑی اقوام کے مفاد ہی باہم متصادم ہیں۔ لیگ آف نیشنز کے وقت قوموں کی اپنے اپنے قومی مفاد کی باہم ٹکر تھی۔ اس کا جلد ہی اور ٹوٹ پھوٹ گیا۔ اس دفعہ مرکزی جنگ نظریاتی جنگ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور متخالف فریق صرف طاقت سے نہیں بلکہ اپنے اپنے نظریات زندگی کی بناء پر باقی دنیا کو اپنا غلام و منقاد بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے انجمن اقوام متحدہ ضمناً ایسے کام بھی کر رہی ہے۔ کہ اگر جلد ہی اسے درہم برہم کر دینے والا کوئی حادثہ رونما نہ ہوا تو توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ انجمن اپنی مرگ مفاجات کے بعد ضرور کچھ ایسے نقوش چھوڑ جائے گی۔ جو تیسری بین الاقوامی انجمن سازی کے لئے راہنمائی کا کام دے سکیں گے۔ کیونکہ بلاشبہ نقش ثانی نقش اول سے کسی قدر زیادہ پائیدار ہے۔ اور دنیا میں ایسے لوگوں کی تعداد پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ جو بین الاقوامی توازن کو امن عالم کے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں

قرآن کریم نے اس ضمن میں جو کچھ تعلیم پیش کی ہے۔ اس کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔ اول یہ کہ ایسی انجمنیں خالص عدل و انصاف کے اصولوں پر فیصلہ کرنے کے قابل ہوں دوسری یہ کہ عدل و انصاف پر مبنی فیصلوں کی تعمیل کے لئے اس کے پاس قوت ہو۔ یعنی جب تک ایسی انجمن کے پاس دونوں اخلاقی اور مادی قوتوں کا سہارا نہ ہو کامیابی ممکن نہیں ایک عدالت خواہ کتنا ہی عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر وہ اس کو باغی فریق سے منوا نہیں سکتی تو اس کا فائدہ ہی کیا؟ اور اگر طاقت ہو اور فیصلے عدل و انصاف سے نہ ہوں تو ظاہر ہے کہ بجائے فائدہ کے نقصان کا زیادہ احتمال ہے۔

موجودہ انجمن اقوام متحدہ ان دونوں باتوں میں سے ابھی ایک فیصدی کے حامل ہونے کا بھی دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ قوموں کی جنگ زرگری ابھی تک وہی ہے جو پہلے تھی ذاتی مفاد سے ذاتی مفاد متصادم ہیں اور بس

اس کے باوجود اس گرد و غبار کے طوفان میں ایک روشن لکیر جو اگرچہ اس وقت بہت مدھم ہے۔ اور شائد بغیر دوربین کے دکھائی نہیں دیتی ضرور لرز رہی ہے اور انجمن کی مختلف کمیٹیاں کچھ نہ کچھ ٹھوس کام ضرور کرتی ہوئی نظر آ سکتی ہیں۔ چنانچہ انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی اجتماعی تعزیری اقدامات کی سب کمیٹی نے ایک تعزیری پروگرام پیش کیا ہے۔ جو جارحانہ حملہ کی صورت میں اقوام متحدہ حملہ آور ملک کے خلاف استعمال کرے گی۔

اس پروگرام میں دو اقدام جو وہ کرے گی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اول یہ کہ ایک سٹینڈنگ کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جو مالی اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے ذرائع کا مطالعہ کر کے ان میں ہم آہنگی پیدا کرے گی۔

دوئم یہ کہ جارحانہ حملہ کی صورت میں فوری طور پر جنرل سٹاف مقرر کیا جائے گا۔ جو حملہ آور کے خلاف اقتصادی پابندیاں نافذ کرے گا

دنیا کے موجودہ حالات میں اگر ان فیصلوں پر بھی نیک نیتی اور عدل و انصاف سے عمل کیا جائے تو یقیناً جارحانہ حملوں کا امکان بہت کم ہو سکتا ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انجمن کے پاس اپنے فیصلوں کی تعمیل کے لئے طاقت نہ ہوگی صحیح بین الاقوامی توازن پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں۔ جب تک اخلاقی اور مادی طاقت کا اجتماع نہ ہو۔ اس وقت تک حقیقی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی بین الاقوامی ادارہ اس معیار کو نہیں پہونچ سکتا۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

گو دنیا میں اقوام متحدہ نے جو اقدام کیا ہے۔ وہ اگرچہ بڑی قوموں کے مفاد ہی کا مظاہرہ ہے مگر اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے بین الاقوامی ادارہ کے لئے طاقت کتنی ضروری ہے۔ اور قرآن کریم نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے جب کہ بین الاقوامی انجمن کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسا مکمل اصول پیش کر کے اپنا منجانب اللہ ہونا بالوضاحت ثابت کر دیا ہے۔

مسجد مبارک ربوہ کے لئے دریاں

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی پیشکش

اخبار الفضل مورخہ ۹ جون و ۲۵ جولائی میں مسجد مبارک ربوہ کے فرش کے لئے نظارت نے تحریک کی تھی۔ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے چار دریاں ۳۰×۴ فٹ کی مسجد مبارک کے لئے عطا فرمائی ہیں۔ ایسا ہی جماعت کیمبل پور کی طرف سے بھی مبلغ ۲۷ روپے کے عطیہ کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام معطی حضرات پر اپنے فضل نازل فرمائے۔ اور ہر قسم کی مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اور ان کے جان و مال میں برکت دے۔

میں دیگر امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنہ اماء اللہ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک فرمائیں گے۔ ۳۰×۴ کی ۴۴ دریاں مسجد مبارک کے لئے درکار ہیں۔ امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنے اپنے علاقہ میں تحریک فرمائیں گے۔ اور اس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

(از جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ صدی کے سر پر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ایسے لوگوں کی جماعت آپ کو عطا فرمائی۔ جنہوں نے اپنی علمی اور عملی حالتوں میں عظیم الشان ترقی اور تبدیلی پیدا کی۔ اور اپنے اور غیروں کے درمیان ایک ایسا امتیاز پیدا کر لیا۔ جس کا اقرار کرنے کے لئے دشمن بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر اس وقت جس فرض کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جہاں جماعت احمدیہ کے تمام افراد ایک باقاعدہ تنظیم کے سلسلہ میں منسلک ہیں وہاں اس کے مقابل غیر احمدی لوگ پراگندہ اور منتشر ہیں۔ اور وہ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت نہیں۔ جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو۔ اس کے برعکس احمدی جماعت کے افراد کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ جس کے معنی دوسرے لفظوں میں یہ ہیں۔ کہ ہمارے لئے اپنے امام کا ہر ایک حکم ماننا اور اس کی تعمیل کرنا فرض اور واجب ہے۔ چنانچہ بیعت کرتے وقت بھی جو اقرار ایک مبایع امام وقت کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کرتا ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی شامل ہیں۔ کہ "جو نیک کام آپ بتائیں گے۔ ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔" مگر عملی صورت میں یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے واضح ترین ارشادات کو بھی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور ان کی تعمیل سے لاپروائی اختیار کرتے ہیں۔ اس وقت دو واضح مثالیں اس قسم کی میرے پیش نظر ہیں۔

(۱) ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد جبکہ اکثر حصہ جماعت کو قادیان دارالامان سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑا اور اس طرح قادیان کے مقبرہ بہشتی کے متعلق حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ پاکستان کی میتیں وہاں دفن ہونے سے عارضی طور پر محروم ہو گئیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات پر زور دیا۔ کہ احباب جماعت مقبرہ بہشتی کے متعلق وصیتوں کے کرانے میں نہ صرف تساہل نہ کریں۔ بلکہ اس یقین کو ظاہر کرنے کے لئے کہ قادیان ہمارا اور ہمیں مل کر رہے گا۔ غیر موصی احباب کثرت سے وصیتیں کریں۔ بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ جماعت میں کوئی بھی شخص ایسا نہ رہے۔ جو موصی نہ ہو۔ چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ ...... ۱۹۴۸ء میں ارشاد فرمایا کہ

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم یہ تحریک ہونی چاہیئے۔ کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کو لگی ہوئی ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کرے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے۔ جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ۱۶½ فی صدی بھی نہیں دے سکتا۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ کہ وہ وصیت کر دے۔ اور کوشش کی جائے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ اگر اس تحریک کو پورے زور سے جاری رکھا جائے تو دشمن کا منہ خود بخود بند ہو جائے گا۔ اور وہ سمجھیگا کہ ان لوگوں میں ایمان کی سچی حلاوت پائی جاتی ہے۔ ...... کم سے کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہوگا۔ کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد۔ کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ یا اس نظام کے متعلق تمہیں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہیں ہوا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی اشاعت روزنامہ "الفضل" میں بار بار ہوتی رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود بعض مخلصین جماعت نے بھی اس بات کو ضروری نہیں سمجھا۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کریں۔ حالانکہ رسالہ الوصیت تصنیف فرماتے وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ اس (یعنی وصیت کے) انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا تعالیٰ کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستباز دل میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

(۲) سالہا سال سے غالباً ۱۹۲۰ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اس بات کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی فرد جس کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور اس نے اس کو اپنے گھر میں یا کسی دوست کے پاس یا کسی بنک میں رکھا ہو۔ اس کو وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کرائے۔ اور چونکہ ایسا جمع شدہ روپیہ ضرورت کے پیش آنے پر بغیر خرچ کرنے کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ کہ احباب حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تساہل سے کیوں کام لیتے ہیں۔ تجربہ اس بات کا شاہد ہے۔ کہ جن لوگوں کا روپیہ صدر انجمن میں جمع تھا۔ وہ روپیہ اس انقلاب میں بھی قطعی طور پر محفوظ رہا۔ جبکہ دوسری جگہ رکھا ہوا روپیہ اکثر حالتوں میں ضائع ہو گیا۔

ان چند مختصر الفاظ کے ساتھ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور کم از کم ان دو معاملات کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں

(۱) مقبرہ بہشتی کے متعلق وصیتیں کریں۔

(۲) اپنے روپیہ کو صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کرائیں۔

یہ ہر دو کام جلدی ہو جانے چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

نائیجیریا میں مبلغ سلسلہ کے اعزاز میں الوداعی دعوت

(از مکرم نسیم سیفی صاحب بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا)

برادرم قریشی محمد افضل صاحب واپس پاکستان کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ لیگوس سے روانہ ہو کر چند روز زاریہ قیام کریں گے۔ یہ مقام ان کا اصل مرکز ہے۔ اور اس کے بعد کانو سے بذریعہ ہوائی جہاز خرطوم کے لئے روانہ ہوں گے۔ برادرم موصوف کا ارادہ ہے کہ چونکہ حج کے ایام قریب ہیں۔ اس لئے حج کا فریضہ بھی ادا کرتے جائیں۔ آج خدام الاحمدیہ لیگوس نے خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ کیا۔ جس میں قریشی صاحب کو الوداعی سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ الحاج غلد ویو نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور اس کے بعد خاکسار نے صدارتی ریمارکس کے ساتھ جلسہ کا آغاز کیا۔ سکرٹری خدام الاحمدیہ نے سپاسنامہ میں قریشی صاحب موصوف کی بے غرضانہ خدمات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ظاہرا طور پر وہ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کی مساعی جمیلہ اور اخلاق حسنہ کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

سکرٹری صاحب نے اپنی تقریر کے اختتام پر قریشی صاحب سے درخواست کی کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خدام الاحمدیہ لیگوس کی طرف سے السلام علیکم عرض کر دیں اور دعا کی درخواست کر دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم نوجوانوں کو احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

برادرم قریشی صاحب نے سپاسنامے کے جواب میں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ نوجوانوں کی صحیح رنگ میں تربیت کر کے ایک بہتر جماعت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تھا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم حضور کی خواہشات کے مطابق کام کر سکیں۔ اور اپنی زندگیوں کو حضور کے ارشادات کے مطابق ڈھال سکیں۔ آپ نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے حج کے ارادہ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ان کے لئے خاص دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ارادہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ خاکسار نے خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور بے غرضانہ خدمت دین کی ترغیب دلائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی تلقین کی۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہنے کی اہمیت بیان کی۔ خاکسار نے قریشی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ وہ نہ صرف خدام الاحمدیہ کی طرف سے بلکہ نائیجیریا کی ساری جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت اقدس میں السلام علیکم عرض کر دیں۔ اور دعا کی درخواست کر دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی ...... ترقیات کو ہماری زندگیوں میں رونما کرے۔ دعا پر اس جلسہ کو ختم کیا گیا۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری امی سعیدہ فضیلت صاحبہ آج کل ایبٹ آباد میں ہیں۔ اور بیمار ہیں۔ ٹائیفائڈ کا دوسرا ...... دل کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عرض ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سیدہ امۃ السلام (۲) میرے والد محترم مولوی سید ابوالمحسن صاحب سونگھڑوی مدت مدید سے مرض صرع سے علیل چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کاملہ۔ شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب کرام۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ سید عبد القیوم احمدی قاضی ہٹ کٹک (اوڑیسہ)

اسلام ـــ اور ـــ سائنس

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی

اسلامی تعلیم کی رو سے انسانی زندگی کے دو دور ہیں۔ پہلا دور وہ جس میں انسان عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ دور جس میں انسان اپنے اعمال کا صلہ حاصل کرتا ہے۔ انسان کی اجتماعی زندگی میں قرآن مجید نے ان دو دوروں کو بہت اہم قرار دیا ہے اور کوئی بھی عقلمند انسان ان کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا جو قوم محنت کرتی ہے اور قربانی کرتی ہے اور قربانی ۔ ۔ ۔ وہ بالآخر دنیا میں طاقتور بن جاتی ہے۔ اور کمزور اور چھوٹی قومیں اس کی پیروی کرنے لگ جاتی ہیں۔ وہ محنت اور قربانی کا زمانہ عمل کا دور ہوتا ہے اور یہ اقتدار کا زمانہ نتیجہ کے حصول کا زمانہ ہوتا ہے۔ غرض ہر قوم اور ہر طبقہ ان دو دوروں میں سے گذرتا ہے۔ پہلے دور کا نام قرآن مجید کی اصطلاح میں "حیاۃ الدنیا" یعنی "قریبی زندگی" ہے کیونکہ یہ عمل اور اس کے قریب قریب کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے دور کا نام قرآنی اصطلاح میں "آخرۃ" یعنے بعد کا زمانہ ہے۔

اسلام یہ سکھاتا ہے کہ "آخرت" کے زمانہ کی کامیابی حقیقی کامیابی ہے۔ مثال کے طور پر ایک چور چوری کر کے وقتی طور پر دولتمند بن سکتا ہے لیکن تفتیش کے بعد پکڑا جاتا ہے اور جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ پس اس چور کو کامیاب انسان نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے مقابل ایک محنتی اور دیانتدار مزدور جلد امیر نہیں بن جاتا مگر ایک عرصہ کے بعد اپنی ہمت اور استقلال کی بدولت وہ دولتمند ہو جاتا ہے پس حقیقی طور پر یہ مزدور ہی کامیاب انسان ہے خواہ اپنی حیات الدنیا یعنی عمل کے زمانہ میں یہ دوسروں کے مقابل غریب اور مفلوک الحال تھا اور وہ چور اپنے کو دولتمند اور معزز سمجھنے لگ گیا تھا۔ مگر انجام کار چور کو جیل نصیب ہوئی اور اسے دولت اور عزت نصیب ہوئی۔

غرض اسلام انسانی اعمال کو اس رنگ میں ڈھالتا ہے کہ وہ انسان کے لئے اخروی نجات اور کامیابی کا موجب ہوں۔ اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اخروی نجات خدا تعالےٰ کے احکام پر عمل کرنے سے ہی مل سکتی ہے۔ جیسا کہ وہ قومیں جنہوں نے اپنے وقت میں خدا کے رسول کا کہا مانا۔ گو ابتداء میں انکو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا اور قربانیاں دینی پڑیں۔ اور ابتداء میں ان کے مخالف اور دشمن بظاہر طاقتور اور دنیا میں معزز سمجھے جاتے تھے لیکن یہ حیات الدنیا تھی۔ بالآخر ہمیشہ خدا کے نبی کی جماعت ہی کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور ان کے دشمن تباہ ہو گئے۔ پس اخروی نجات اور کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے۔

قرآن مجید سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیات الدنیا میں بعض وہ لوگ یا قومیں جن کے اعمال کی بنیاد خدا کی بھیجی ہوئی تعلیم پر نہیں بلکہ سراسر مادیت پر ہے کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ کامیابی محض وقتی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی قوم اپنی لادینی روش پر قائم رہتی ہے۔ اور اس قسم کی عارضی کامیابیوں پر مغرور ہو جاتی ہے تو انجامکار وہ ضرور عذاب کا شکار ہوتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہے۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض اقوام کو باوجود "سچے" دین پر عامل نہ ہونے کے مادی طور پر ترقی یا کامیابی کیوں حاصل ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمام مادی اشیاء کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا ہے اور انسان کو فطری طور پر مادی اشیاء سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ اس قانون کے ماتحت جو بھی کوشش کرے گا اس دنیا میں مادی فوائد حاصل کرے گا۔ مگر ان فوائد کو حاصل کر لینے کے بعد انسان پر یہ ذمہ داری خدا تعالےٰ کی طرف سے ڈالی گئی ہے کہ اس نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کو خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت خرچ کرے۔ پس جب تک انسان خدا کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرتا یا خدا تعالےٰ کی صفات کے خلاف عمل نہیں کرتا وہ اپنی کامیابیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ ورنہ وہ خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو غلط طریق پر استعمال کرنے کی وجہ سے الٹا نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے لئے سچے دین پر عامل ہونا ضروری ہے تاکہ اس کو خدا تعالےٰ کی صفات کا علم ہو اور وہ سچے دین کی رہنمائی میں خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو صحیح رنگ میں استعمال کر سکے۔ لیکن جو لوگ سچے دین کو جان بوجھ کر یا غلطی سے قبول نہیں کریں گے وہ محض اپنی عقل سے زیادہ دیر خدا کی دی ہوئی طاقت اور نعمتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بے شک جہاں تک انسان کی فطری صلاحیت کا تعلق ہے اس کی بدولت وہ ابتدائی یا حیات الدنیا کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے ایسی کامیابی دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا رکھا ہے۔ لیکن وہ خدا کی خدائی میں حقیقی اور مستقل امن اور فلاح نہیں حاصل کر سکتے اور بالآخر مایوسی اور تباہی کا منہ دیکھیں گے ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون۔ اولٰئک الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون۔ (ہود ع۲)

کہ جو لوگ محض حیات الدنیا اور اس کی زینت چاہتے ہیں ہم حیات الدنیا میں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ان کو دیں گے اور ان کے لئے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ مگر یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں سوائے (مایوسی ناکامی اور تباہی کی) آگ کے اور کچھ نہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے حیات الدنیا میں بنایا ہوگا انجامکار ضائع ہو جائے گا اور جو کچھ انہوں نے حیات الدنیا میں کیا تھا وہ باطل ثابت ہوگا۔

ایسے ہی لوگوں میں سے ایک قوم کے متعلق قرآن مجید میں پیشگوئی کی گئی ہے جو ہمارے موجودہ زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ سائنس بہت ترقی کر چکی ہے قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ جو لوگ مادی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہوں گے وہ بے دین ہوں گے۔ اور ان کے متعلق قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا قبضہ و اقتدار تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہوگا۔ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً۔ اولٰئک الذین کفروا باٰیٰت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیٰمۃ وزناً۔ ذالک جزاؤھم جھنم بما کفروا واتخذوا اٰیٰتی ورسلی ھزواً ۰ (کہف ع۱۲)

اے ہمارے رسول کہہ دے کہ کیا ہم تم کو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والوں کی خبر دیں۔ ان لوگوں کی خبر جن کی حیات الدنیا کی تمام محنت ضائع چلی جائے گی۔ اور وہ خود یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کی چیزیں (یعنی ایجادات وغیرہ) بنا رہے ہیں یہ لوگ اپنے رب کے نشانات اور اس سے اپنی ملاقات سے منکر ہوں گے۔ پس ہم "قیامت کے وقت" (یعنی آخرت میں) ان کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔ اور یہ جہنم کی سزا ان کو میرے (یعنی خدا کے) نشانوں اور رسولوں کی ہنسی اڑانے کی وجہ سے ملے گی۔

اس قوم کے ساتھ ہی اگلی آیات میں ایک اور قوم کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے جو یہ ہے:۔

ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت کانت لھم جنٰت الفردوس نزلاً۔ خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولاً (کہف ع۱۲)

کہ اس زمانہ میں کچھ اور لوگ بھی پیدا ہوں گے جو خدا پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے۔ یعنی اپنی کوششوں کو خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق ڈھالیں گے اور اس وجہ سے انجام کار ان کا مقام "جنت الفردوس" میں ہوگا۔ یعنی وہ دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی کا باعث بنیں گے۔ اور ان کے ذریعہ دنیا گویا جنت کا نمونہ بن جائے گی۔ وہ لوگ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور اس سے جدا نہ ہوں گے۔

قرآن مجید کے دوسرے مقامات پر بھی مذکورہ بالا گروہوں کا ذکر موجود ہے۔ اول الذکر موجودہ طاقتور اقوام مراد ہیں جن کے ذریعہ سائنس لادینی روش پر جا رہی ہے۔ اور مؤخر الذکر سے موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل کی جماعت مراد ہے جس کے ذریعہ سائنس کا مذہب کے ماتحت آ جانا مقدر ہے۔

مذکورہ بالا بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک مادی علوم اور مادی ترقی انسانی زندگی کا اہم جزو ہیں۔ اور اسلام ان امور کی طرف نہایت گہری توجہ دلاتا ہے۔ قرآن مجید نہ صرف مادی ترقی کی طرف رہنمائی کرتا ہے بلکہ ان اقوام کے حالات اور انجام کی بھی خبر دیتا ہے جو اپنے مادی وسائل کو غلط یا صحیح طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اس کی وجہ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ خدا نے مادی عالم کو اس لئے بنایا ہے کہ انسان اس میں پائے جانے والے نشانات اور ذرائع سے فائدہ اٹھا کر اپنے حقیقی محبوب یعنی خدا تعالےٰ کی ذات کو پہچان لے اور اس کی صفات کو اختیار کرے اور صرف اسی صورت میں ہی دنیا حقیقی امن اور خوشحالی کو پا سکتی ہے

میں نے کہا ہے کہ لادینی سائنس کا انجام صرف تباہی ہے۔ اس مضمون میں قرآن مجید کی جو آیات پیش کی گئی ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے ایک اور مقام پر اس دعوی کو اصولی رنگ میں پیش کیا ہے اور ساتھ ہی بتایا ہے کہ سائنس کو لادینی بنانے کا سبب کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السمٰوٰت والارض (مومنون ع۴)

یعنی اگر "حق" ان (بے دین لوگوں) کی خواہشات کے تابع ہو جائے تو آسمان اور زمین بگڑ کر رہ جائیں۔

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خلق السمٰوٰت والارض بالحق (نحل ع۱)

کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو "حق" کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

ایک عظیم الشان "نیلام"!

پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب الحکم عدالت سینئر سب جج صاحب راولپنڈی بمقدمہ لائڈز بنک راولپنڈی چھاؤنی بنام شیخ منظور الحسن وغیرہ ساکن ڈھیری حسن آباد راولپنڈی بہ اجراء ڈگری زر رہن مبلغ ۳۹۳۷۹/۴ روپیہ معہ سود و خرچہ مندرجہ ذیل جائداد واقعہ مری مورخہ ۱۵ و ۱۶ اگست ۱۹۵۱ء کو دس بجے صبح سے چار بجے شام تک موقع پر سنی بنک مری میں نیلام کی جائیگی اور مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۱ء کو آخری بولی تابع منظوری جناب سینئر سب جج صاحب موقعہ پر قبول کی جائے گی۔ جس کی آخری منظوری مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۱ء کو عدالت سینئر سب جج صاحب بہادر بمقام راولپنڈی حاصل کی جائے گی۔ آخری بولی دہندہ کو زر چہارم اسی وقت بمقام مری ادا کرنا ہوگا باقی شرائط موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ جائداد موسومہ سنی بنک و ہوٹل وویورلی اسٹیٹس WAVRLY ESTATE جو رجسٹر میونسپل کمیٹی مری میں نمبر ۲ و ۳ پر درج ہے۔ اور حدود اربعہ مندرجہ ذیل ہے۔

شمال۔ راولپنڈی کشمیر روڈ۔ جنوب۔ بل مونٹ لینڈ و وڈبیری لاج BELMONT LAND & WOODBURY LODGE

مشرق۔ اراضی میونسپل کمیٹی و وڈ بیری لاج۔ مغرب۔ سنی بنک مری روڈ

۲۔ منظور منزل اسٹیٹ جو رجسٹر میونسپل کمیٹی مری میں نمبر ۲۱۶ و نمبر ۲۱۷ پر درج ہے۔ اور محدود بہ حدود ذیل ہے۔

شمال۔ زمین پی ڈبلیو۔ ڈی جنوب۔ نالہ مشرق۔ سنی بنک مری روڈ۔ مغرب۔ راولپنڈی سری نگر روڈ

زیر ڈگری جائداد ہذا پر اولیں بار ہے۔ اس کے سوا کوئی بار نہیں۔ مالیت ہر دو جائداد اندازاً دو لاکھ روپے مغربی پاکستان کے سب سے عمدہ صحت افزا پہاڑی مقام پر تجارتی و رہائشی نقطہ نگاہ سے یہ بہترین جائدادوں میں سے ایک جائداد ہے۔

خریداروں کیلئے۔ یہ ایک۔ نادر موقعہ ہے

میاں عطاء اللہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ او فیشل رلیسیور و کورٹ آکشنر راولپنڈی!

شہری دفاع کی تنظیم

نوعیت

۱۹۱۴ء۔ ۱۸ کی جنگ نے دنیا کی قریباً تمام قوموں کو اپنی لپیٹ میں لے کر میدان جنگ کو بہت وسیع کر دیا اور قبل اس کے کہ جنگ ختم ہو کر کسی فیصلے پر پہنچے۔ ساری دنیا کو اس بات کا احساس ہو گیا۔ کہ یہ جنگ عظیم ایک ایسی عالمگیر جنگ تھی۔ جس نے نہ صرف میدان کارزار کے طور طریق میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ بلکہ ان شہریوں کے لئے بھی جو کہ عملی اور اخلاقی مدد سے تمام جنگیں لڑی اور جیتی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس ہولناک تباہی کے باوجود جس کا دنیا کو ۱۹۱۸ء میں احساس ہو گیا تھا۔

بڑی قوموں نے یہ جنگ اس لئے ختم نہیں کی۔ کہ تو قوتیں مٹا دی جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ پورے طور پر تمام ہتھیاروں سے مکمل ہو کر لڑنے کے لئے تیاری کا موزوں وقفہ مل جائے یہ جنگ عظیم جہاں لاانتہا مسائل ہمارے سامنے لائی۔ وہاں اس نے ہوائی جہازوں کے جنگی استعمال کو پیش کر کے دو اہم نظریاتی مسائل پیش کئے۔

اول

جارحانہ حملوں کے لئے ایک ایسی قابل جوابی فوجوں کو ملاقات میں ڈالے بغیر دشمن کی فوجوں میں گھبراہٹ ڈال سکے اس تبدیلی سے مستقبل کے لئے جارحانہ حملوں کے پروگرام میں بہت وسعت پیدا ہو گئی۔ اور اس کے بل بوتے پر یہ ممکن ہو گیا۔ کہ معمولی لشکر کی مدد سے مدمقابل فوج کے آدمیوں۔ ذخیروں۔ آلات حرب اور ان کی سپلائی کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ اس سے بھی بڑھ کر جنگی لائنوں سے گذر کر شہری آبادی کو مختلف طریقوں سے ہراساں کیا جائے۔ ذرائع رسل و رسائل کو منقطع کر کے فوجی ضروریات کی صنعتوں کو تباہ و برباد کیا جائے اور اس طرح ایک منظم دو کارج کے مصداق ایک طرف شہریوں کو ہراساں کیا جائے۔ اور دوسری طرف فوجوں کی اندرونی نقل و حرکت اور ان کی رسد کو نقصان پہنچایا جائے۔

دوم

دوسرا نظریہ جو جنگی ہوائی جہازوں کی صنعت نے پیش کیا وہ شہری دفاع کی تنظیم کا ہے۔ اس تنظیم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس کی دفاع کی نوعیت کو سمجھیں جب ہم اپنے ملکی دفاع کی تیاری کرتے ہیں۔ تو اس میں ہمیشہ دو باتوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ اول جارحانہ دوم مدافعانہ دونوں قسم کے منصوبے بناتے وقت ہمیں اپنے اور دشمن کے وسائل کی پوری جانچ پڑتال کرنی پڑتی ہے۔ اور دشمن کے مقاصد اور اس کی چالوں کو پوری طرح ذہن میں رکھنا پڑتا ہے۔ جب ہم اپنے ملٹری ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر یہ منصوبے بناتے ہیں کہ ہمارے جہاز اڑ کر دشمن کے فلاں فلاں اڈوں پر بمباری کر سکتے ہیں۔ اور فلاں فلاں ذرائع کو ناکارہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم اپنے ہوائی سٹیشن

یا اپنی وطن کی حفاظت تقریروں کے ذریعہ اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ قومی مصالحہ کے پیش نظر یہ وقت ہے کہ دشمن کی طرف اپنی فوجوں کا رخ پھیر دیا جائے۔ تو ہمیں ہرگز نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ انہیں چیزوں سے مدافعت کے لئے خود ہمارے پاس نہ صرف اس کے مقابل بلکہ اس سے بڑھ کر تجاویز اور سامان ہونا چاہیئے ورنہ ہماری قوم کا نام بھی ان لوگوں میں شمار ہو گا۔ جو تاریخی غلطیوں کا شکار ہوئے۔ یہ نظریہ اگر ذہن نشین ہو جائے۔ تو شہری دفاع کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ اور معمولی سے معمولی قابلیت کے شہری کو اس دفاع کی تنظیم کا سمجھنا نہایت آسان ہو جاتا ہے (باقی)

بقیہ صفحہ (۵)

اسلام اور سائنس

پس "حق" سے مراد وہ ربط اور نظام ہے جو تمام آسمانی اور زمینی اجسام اور عناصر کے خواص، اعمال اور حرکات کے اندر پایا جاتا ہے اور سورۂ مومنون والی آیت میں قرآن مجید نے بتایا ہے کہ اگر کائنات کا نظام بے دین لوگوں کی خواہشات کے تابع ہوتا تو کائنات تباہ ہو جاتی۔ انسان کو کائنات پر بحیثیت مجموعی تو کوئی قدرت حاصل نہیں۔ البتہ جس حد تک اس کو جزوی طاقت حاصل ہے۔ اگر ہم اس پر یہ اصل چسپاں کر دیکھیں۔ تو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے دنیا میں فساد تبھی رونما ہوتا ہے۔ جب انسان اپنی حاصل کردہ مادی طاقت کو نفسانی خواہشات کی تکمیل کا وسیلہ بنا لیتا ہے۔ موجودہ دور کی بڑی قوموں کی کوششوں پر نظر کیجئے۔ انسانی محنت تباہ کن ہتھیاروں کے بنانے پر صرف ہو رہی ہے۔ اور انسان کو اس وسیع اور ناپیداکنار کائنات میں جو حقیر سی قدرت حاصل ہے وہ اس کو اپنے ذاتی اقتدار کو بڑھانے اور دوسروں کو ستانے کی خاطر استعمال کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو سورج بنایا تھا۔ کہ جاندار و غیر جاندار بلا استثناء اس کی گرمی اور روشنی سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن انسان اپنی چیزوں کو صرف ذاتی زندگی اور دوسروں کی موت اور تباہی کے ارادہ سے بنا رہا ہے۔ آج اگر ایک ملک کو طاقت حاصل ہوتی۔ تو وہ یقیناً سورج کی شعاعوں کو دوسرے ملکوں پر مرکوز کر کے یا کوئی اور طوفان لا کر ان کو مٹا دیتا۔ اور اگر کسی ترقی یافتہ قوم کا بس چلتا۔ تو وہ اڑ کر کسی دوسرے سیارے پر چلی جاتی۔ اور زمین کو باقی لوگوں سمیت تباہ کر ڈالتی ہے۔

پس اسلام کے نزدیک سائنس جب انسانی ہوا و ہوس کے تابع ہو جاتی ہے۔ تو تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ اور ہمارا موجودہ دور اسباب کا زندہ گواہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام اس امر کی بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم جب مادی علوم و فنون کی طرف توجہ دو تو خدا تعالیٰ کو یاد کرو۔ یہ اس لئے کہ انسان نفسانی خواہشات کا شکار ہو کر نہ رہ جائے۔ بلکہ سچے مذہب پر عامل ہو کر اپنی طاقت کو صحیح رنگ میں صرف کرنے والا اور دنیا میں حقیقی اور مستقل امن قائم کرنے والا بنے۔

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۶ جولائی بروز جمعرات کو راجہ محمد خان صاحب ولد راجہ معری خان صاحب مونگ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بعارضہ سل و دق فوت ہو گئے۔ ان کے ورثاء کی خواہش ہے۔ کہ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ایجنٹ حضرات کی اطلاع کیلئے

بل ماہ جولائی آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ بلوں کی رقم دس اگست ۱۹۵۱ء تک دفتر میں پہونچ جانی لازمی ہے۔ ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائیگی (منیجر الفضل لاہور)

اگست ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹-۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں کی فہرست چھپ چکی ہے ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہو گی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائیگا اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/ روپے ششماہی ۱۳/- روپے سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاک خانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں۔ کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہونچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔

(منیجر)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

حکومت پاکستان کی طرف سے بین الصوبائی تجارت کی تحریک

لاہور ۲ راگست۔ حکومت پاکستان کے نوٹس میں اس امر کی شکایت آئی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کی بعض فرمیں ایسی اشیاء کی درآمد کر رہی ہیں۔ جنہیں آسانی سے مغربی پاکستان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح بعض اشیاء جو مشرقی پاکستان سے مہیا ہو سکتی ہیں۔ انہیں مغربی پاکستان کی فرمیں بیرونی ممالک سے درآمد کر رہی ہیں۔

حکومت پاکستان کی خواہش ہے۔ کہ ایسی اشیاء کا تجارتی ذرائع سے پاکستان کے دونوں گوشوں میں بلا روک ٹوک تبادلہ ہونا چاہیئے۔ یہ کارروائی بین الصوبائی تجارت کی ترقی کے سلسلہ میں ایک اہم اقدام ہوگا۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ان اشیاء کی ایک فہرست مرتّب کی ہے۔ جن کا باہمی تبادلہ ہو سکتا ہے۔

امن کی اشاعت کے لئے سائیکل پر سفر

لندن ۲ راگست۔ پارلیمنٹ کی تینوں بڑی پارٹیوں کے ارکان اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو سے لندن تک سائیکل پر سفر کریں گے۔ ان کا مقصود عالمی حکومت کی اس پارلیمانی کانفرنس کی اشاعت کرنا ہے۔ جو ستمبر میں لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

میکسیکو کو امریکی امداد کی ضرورت

میکسیکو سٹی ۲ راگست۔ میکسیکو میں تیل کے ماہرین امید کر رہے ہیں کہ تیل کی صنعت کو امریکہ سے کافی مدد ملے گی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ایران کی صورت حال ایسی ہوئی کہ آبادان سے تیل کی فراہمی بالکل ختم ہو گئی۔ تو مسٹر چیمپین تیل کے میکسیکی چشموں میں امریکی دلچسپی ظاہر کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میکسیکو کی تیل کی صنعت قومی ملک قرار دی جا چکی ہے۔ لیکن اب ملک نے غیر ملکیوں کے خلاف اپنا وہ رویہ بدل دیا ہے۔ جو ۱۹۳۶ء میں قومی ملک بنانے کے بعد سے اب تک قائم تھا۔ میکسیکو میں ہر سال تقریباً ۷۳۰ لاکھ پیپے تیل کے نکالے جاتے ہیں۔ جس میں سے ایک تہائی برآمد کیا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں ساری دنیا میں سب سے زیادہ تیل یہیں نکالا جاتا تھا۔ (اسٹار)

پاکستان کے کمانڈر انچیف لاہور میں

راولپنڈی ۲ راگست۔ جنرل محمد ایوب خاں کمانڈر انچیف پاکستانی افواج آج راولپنڈی سے لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ اپنے معمولی سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ پاکستانی افواج کے چیف آف دی سٹاف میجر جنرل محمد یوسف اور بریگیڈیر برکی ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل میڈیکل سروسز بھی ہیں۔

پاکستان میں برطانوی سائیکلوں کی برآمد

لندن ۲ راگست۔ اس سال کے پہلے چند مہینوں میں برطانوی سائیکلیں ملایا کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں پاکستان اور ہندوستان نے خریدیں۔ ملایا نے ۱۸۱,۳۵۴ سائیکلوں کی ۳۶۲۵۷۰ پاؤنڈ قیمت ادا کی۔ ہندوستان نے ۱۲۱۱۳۳ سائیکلوں کے لئے ۷۷۱۹۴۴ پاؤنڈ اور پاکستان نے ۷۶۸۹۷ سائیکلوں کے لئے ۵۰۴۸۱۷ پونڈ ادا کئے۔ برطانوی سائیکلوں کے دوسرے بڑے خریدار انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور لنکا ہیں۔

اس سال جنوری سے جون تک کے عرصہ میں سمندر پار کے ملکوں کو سائیکلوں کی برآمد کا ریکارڈ قائم ہو گیا۔ اور ۱۳۴۵۸۷۵ سائیکلیں برآمد ہوئیں۔ اس عرصہ میں ۶۴۳۳ موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں۔ (اسٹار)

راولپنڈی سازش کیس

حیدر آباد (سندھ) ۲ راگست۔ مسٹر زیڈ ایچ لاری نے استغاثہ کے دوسرے گواہ پر مسٹر اکبر خاں اور بیگم اکبر خاں کی طرف سے جرح ختم کی۔ اس کے بعد شیخ فیض محمد نے میجر جنرل نذیر احمد خاں کی طرف سے گواہ پر جرح کی اور بعد ازاں مسٹر ایم۔ اے لطیف کی طرف سے مسٹر سہروردی نے جرح شروع کی ابھی جرح جاری تھی کہ آج کی سماعت ختم ہو گئی۔

شاہ عبداللہ کے قاتلوں پر مقدمہ

عمان ۲ راگست۔ اردن کی حکومت نے کل ان لوگوں کے مقدمہ کی سماعت کے لئے جن پر شاہ عبداللہ اور ریاض الصلح بے کے قتل کا الزام ہے۔ خاص عدالت کے قیام کا اعلان کیا۔ اس قانون میں کہا گیا ہے۔ کہ تمام ایسے لوگوں پر اس عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ جو ملک میں فتنہ پیدا کرنے کی خاطر ملک کے حدود کے اندر یا باہر جرائم کے مرتکب ہونگے اور اس عدالت کی دی ہوئی سزا پر عدالت اپیل میں نظر ثانی بھی نہیں ہو سکے گی۔ (اسٹار)

شاہ فاروق انسٹی ٹیوٹ

پیرس ۲ راگست۔ یہاں مصری طلباء کا اپنا مرکز قائم ہونے والا ہے۔ پیرس یونیورسٹی کو اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے جس کا نام شاہ فاروق کے نام پر ہوگا۔ حسین پاشا سے چندہ لینے کی اجازت ۵

۵ دے دی گئی ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ پیرس یونیورسٹی کا ایک جزو ہوگا۔ اور اس میں مصری طلباء کے لئے تقریباً ۱۰۰ کمرے ہوں گے۔ آئندہ سال کے اوائل میں اس کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ (اسٹار)

برطانوی افسر پاکستان سے واپس نہیں بلائے جائینگے

لندن ۲ راگست۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کے اعتراض یا موجودہ صورت حال کی وجہ سے برطانوی افسروں کو پاکستان سے ہٹا لینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اگر ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات زیادہ خراب ہو گئے۔ تو لازمی طور پر اس مسئلہ پر فوراً غور کیا جائے گا۔ لیکن اس وقت برطانوی افسروں کو صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے بھی ہٹا لینے کا مسئلہ زیر غور ہوگا۔ (اسٹار)

برطانیہ میں انتخابی تیاریاں

لندن ۲ راگست۔ برطانیہ میں تمام سیاسی جماعتیں اس موسم خزاں میں عام انتخابات کے انعقاد کو تقریباً طے شدہ تصور کر رہی ہیں۔ تمام جماعتوں نے اپنی اپنی انتخابی مشینری درست کرنی شروع کر دی ہے۔ اگرچہ اب تک وزیر اعظم ایٹلی نے ایسا کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔ جس سے سمجھا جا سکے کہ وہ عام انتخاب کرانے والے ہیں۔

لیکن پارلیمنٹ کے اکثر لیبر ارکان کو یقین ہے کہ اگر عالمی صورتِ حال میں اصلاح ہو گئی۔ اور موسم گرما کے آخر میں قیمتیں گرنے لگیں۔ تو مسٹر ایٹلی رائے دہندگان سے اپیل کریں گے۔

"ٹرانسپورٹ ہاؤس" نے عام سوشلسٹ امیدواروں کو اور لارڈ وولٹن نے کنزرویٹو ارکان کو سو فی صدی تیار رہنے کی ہدایت کی ہے (اسٹار)

برطانیہ میں اوقاتِ کار میں تبدیلی

لندن ۲ راگست۔ حکومت اس موسم سرما میں دوبارہ ایندھن کا بحران پیدا نہ ہونے دینے کے لئے جو کارروائیاں کرنے والی ہے۔ اس سے برطانیہ کی صنعتوں میں کام کرنے والے ۸۰ لاکھ آدمی متاثر ہوں گے۔

ان ۸۰ لاکھ آدمیوں کے اوقات کار میں تبدیلی ہو جائے گی۔ بعض کا کام بہت صبح سے شروع ہوگا۔ اور بعضوں کو راتوں کی "شفٹ" میں بھی مزید کام کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

نسلی تفریق کو جرم قرار دیدیا گیا

ریوڈی جینرو ۲ راگست۔ برازیل میں ایک نئے قانون کے تحت نسلی تفریق کو جرم قرار دیدیا گیا ہے

کالے آدمیوں کو ہوٹلوں اور اسکولوں وغیرہ میں داخل نہ ہونے دینا ایسا جرم ہے۔ جس کی سزا میں قید یا جرمانہ کیا جا سکتا ہے (اسٹار)

شاہ عبداللہ کا مقبرہ

عمان ۲ راگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ اردن ۵

۵ کے حکام نے شاہ عبداللہ کے مقبرہ میں ایک مسجد بھی بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس کا نقشہ تیار کیا جا رہا ہے۔

عراق مسلح دستہ قائم نہیں کریگا

لیک سکیس ۲ راگست۔ عراقی وزیر خارجہ نے کل اقوام متحدہ کو مطلع کیا ہے کہ اگرچہ عراق اجتماعی تحفظ کے اصول کا حامی ہے۔ تاہم اپنی فوجوں میں ایسے خاص دستے قائم کرنے سے مجبور ہے جسے منصوبہ دیچی سن کے تحت اقوام متحدہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکے۔

یہ اطلاع مسٹر ٹریگولی کے نام ایک مراسلہ میں دی گئی۔ جو اس سوال کے جواب میں روانہ کیا گیا تھا۔ کہ اس منصوبہ کے تحت اقوام متحدہ کے ارکان کیا اقدام کر رہے ہیں۔ اس سے قبل یمن بھی ایسا ہی جواب روانہ کر چکا ہے۔

بجلی کی راشن بندی

لندن ۲ راگست۔ آئرلینڈ میں بجلی کی فراہمی کے بورڈ کے صدر نے کہا ہے کہ برطانیہ نے ان سے پوچھا ہے۔ کہ ان کے یہاں بجلی کی راشن بندی کا کیا طریقہ رائج ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں بھی ایسا ہی کوئی طریقہ رائج کیا جائے آئرلینڈ میں جو لوگ مقررہ مقدار سے زیادہ بجلی خرچ کرتے ہیں ان کی بجلی کاٹ دی جا سکتی ہے

برطانیہ میں بجلی کے محکمہ کے صدر لارڈ سٹرائن اس سلسلہ میں آئر سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور مسٹر براؤن نے بتایا کہ برطانوی ماہرین کی ایک جماعت وہاں کے طریقہ کو خود دیکھنے کے لئے آئر جانے والی ہے (اسٹار)